سوال

(110) بے نمازی اور فاسق وفاجر کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی، یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بے نمازی اور فاسق وفاجر کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی، یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پڑھی جائے گی، لیکن عالم با عمل نہ پڑھائے، بلکہ دوسروں سے کہہ دے، کہ وہ پڑھادیں اور لوگ اس کے پیچھے پڑھ لیں۔

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص خیبر میں مرگیا، اور اس کے مرنے کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس پر جنازہ کی نماز پڑھ لو، آپ کے اس فرمانے سے لوگوں کے چہرے کی حالت متغیر ہوگئے، جب آپ نے لوگوں کے چہروں کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ اس شخص نے اللہ کی راہ میں چوری کی ہے، یعنی مال غنیمت سے چوری کی ہے، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے کو تیر کے پھل سے ہلاک کرڈالا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی، (مسلم) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فاسق وبدکار مسلمان کے جنازے کی نماز پڑھنا چاہیے چنانچہ یہی مذہب ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی وغیرہما کا، مگر امام مالک رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے، کہ فاسق کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بذات خود نماز نہیں پڑھی تھی، لوگوں کی عبرت اور تنبیہ کے لیے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہ نے پڑھی تھی، اس کی تائید اور اس سے ہوتی ہے کہ نسائی کی روایت میں آیا ہے، لیکن میں اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھوں گا، اور فاسق کے جنازہ کی نماز پڑھنے پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے۔ ((صَلُّوا عَلٰ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ)) ''یعنی جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اس پر جنازہ کی نماز پڑھو۔'' وکذافی الفیل جلد نمبر ۳ ص ۲۸۱

(شیخ الحدیث مولینا عبد السلام بستوی دہلوی رحمہ اللہ)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 188